سوال

(666) لڑکی والوں کی طرف سے برات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بارات کو جو کھانا لڑکی والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے اس کھانا جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ کھانا عقد سے پہلے ہونا چاہیے یا بعد بینوا جروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث صحیح دعوت قبول کرنے کی بہت تاکید ہے خصوصا وہ دعوت جو عقد نکاح کی خوشی میں ہو حضرت ابن رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ روایت ہے۔ اس فتوی کا حوالہ مبطوعہ جلدوں میں کیوں نہیں دیا۔ اڈیٹر)

2.بخاری مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس

شر الطعام الولیمۃ ندعی لہا الاغنیاء وتترک الفقراء ومن لم یجب الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ

حضور ﷺ نے فرمایا شر الطعام وہ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس کے لئے اغنیاء بلائے جاتے ہیں اور فقرا چھوڑدیئے جاتے ہیں پھر فرمایا کہ جس نے دعوت قبول نہیں اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ایسا نہ کیا جائے کہ اغنیاء بلائے جائیں اور فقرا چھوڑدیئے جائیں ورنہ وہ طعام ولیمہ شر الطعام ہوجائے گا اور یہ بھی ضرور ہے کہ جب ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور شرکت کی جائے ورنہ خدا اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہوگی جن علماء نے دعوت قبول کرنے کو واجب کہا ہے اس روایت سے بھی ان کا استدلال ہے قاضی شوکانی نیل الاوطاء میں کہتے ہیں۔ دعوت ولیمہ قبول کرنے کی احادیث صحیح میں بہت تاکید ہے بعض میں ولیمۃ العرس کی قید ہے بعض میں مطلق ولیمہ ہے لیکن ولیمتہ العرس میں کوئی قید نہیں ہے کہ زوج کی جانب سے یا زوجہ کی جانب سے جس کی جانب سے بھی ہو قبول کرنا ضرور ہے ولیمہ کے مفہوم کو سمجھنے سے احادیث کا مطلب واضح ہوجائے گا قاضی شوکانی بعض ائمہ لغت سے نقل کرتے ہیں۔دعوت کو قبول کرو اجب اس کے لئے بلائے جاؤ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ شادی اور غیر شادی کی دعوت میں آیا کرتے تھے اور روزہ دار ہوتے تاہم آتے 1/12 بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ سب سے براکھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس میں اغنیاء بلائے جاتے ہیں اور فقرچھوڑدیئے جاتے ہیں اور جس نے بلا عذر دعوت قبول نہیں کی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی 2۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شر الطعام وہ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس کے لئے صرف غنیاء بلائے جاتے ہیں اور فقرا چھوڑدیئے جاتے ہیں ابو الفضل محمد عند الحمید غفر ر3 اس حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ دعوت کرنا واجب ہے اس لے کہ عصیان کا اطلاق نہیں ہوتا مگر ترک واجب پر اور ابن عبد البر قاضی عیاض اور امام نودی نے نقل کیا ہے کہ ولیمتہ العرس کی دعوت کے قبول کرنے کے واجب ہونے پر اتفاق ہے 4/14 فتح میں ہے کہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ نے صر

یح کردی ہے کہ وہ فرض عین ہے اوراس پرامام مالک کی نص ہے 5/ولیمہ کا اطلاق ہر طعام پر ہوتا ہے جو خوشی میں کیا جائے اورولیمتہ العرس۔یعنی ہر دعوت کوجوخوشی کے موقع پر کی جائے ولیمہ کہتے ہیں لیکن ولیمتہ العراس میں یہ لفظ مطلق استعمال ہوتا ہے اور دوسرے دلائم میں قیودات مخصوصہ کے ساتھ پھر آگے لکھتے ہیں۔یعنی ابن عبدالبر نے اہل لغت کا قول نقل کیا ہے اور خلیل و ثعلب سے بھی یہی منقول ہے اور جوہری وابن الاثیر کا اسی پر اعتماد ہے کہ خاص عرس کو ولیمہ کہتے ہیں مگران کے اقوال میں بھی کوئی قید نہیں کہ عرس عورت کی جانب سے ہو یا مرد کی جانب سے نکاح کی خوشی میں جس جانب سے بھی ہو گا وہ ولیمہ ہے ابن شیر اسدالغابہ لکھتے ہیں۔کہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کا نجاشی نے حبشہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عقد کیا تو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین ام حبیبہ کی طرف سے گوشت کا ولیمہ کیا اورابن حجر عقلانی اصابہ میں لکھتے ہیں کہ ابن سعد نے اسمعیل بن عمرد بن سعید الاموی کے واسطے سے ام المومنین ام حبیبہ کے عقد کا قصہ نقل کیا ہے اس میں ہے

وعمل لھم النجاشی طعاما فاکلوا

یعنی نجاشی نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کےلئے کھانا تیار کیا اور صحابہ نے کھایا مواہب دنیا میں ہے کہ جب نجاشی نے مہر کے دینار حضرت خالدبن سعید کے سپرد کئے اور حضرت خالد نے قبضہ کرلیا توسب نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو نجاشی نے کہا

فقال اجلسوافان سنۃ الانبیاء اذاتزوجواان یوکل طعام علی التزویج فدعابطعام فاکلوا ثم تفرقوا

مولانا عبدالحی صاحب مرحوم مجموعہ فتاوی میں بعض اس تفتا کے جواب میں لکھتے ہیں کہ بارات کے لوگوں کو کھانا کھلانا دلہن والوں کی طرفسے درست ہے بلکہ یہی طریقہ ماثورہ حضرات انبیاء رحمۃ اللہ علیہ سے ہے مدارج النبوۃ وغیرہ میں اس کی تصریح موجود ہے الغرض لڑکی والے کھانا کھلائیں لیکن پہلے دعوت دے دیں تو دعوت کا قبول کرنا علی اختلاف الاقوال واجب فرض یا سنت ہو گا وقت کی تعیین دعوت دینے والے کے اختیار میں ہے مگرمذکورہ روایتیں اور جتنی روایتیں اس باب میں معلوم ہیں ان سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ولیمتہ العرس۔میں بلاقید استعمال ہوتا دوسرے دلائم میں قید کے ساتھ 1/12ابن عبدالبر نے اہل لغت سے نقل کیا ہے اور یہی خلیل وثلعب سے مروی ہے اوراسی کا جوہری العدا ابن الاثیر نے یقین کیا ہے کہ ولیمہ کا وہی کھانا ہے جو خاص شادی کے موقع پر ہوتا ہے 2 تب نجاشی نے کہا بیٹھے انبیاء رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سنت ہے کہ جب وہ لوگ تزدیج کی خوشی میں کھانا کھا یا جاوئے اس نے بعد نجاشی کھانا منگوایا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھایا تب لوگ متفرق ہوئے۔ عقد کے بعد ہی ماثورو منقول ہے یہ جوکچھ لکھا گیا دعوت قبول کرنے کا حکم ہے لیکن باوجوداس کے اگر منع کے وجوہ پائے جائے توشرکت منع ہوجائے گی جس طرح دوسری دعوتیں منع ہوجاتی ہیں مثلاحرام کے پسہ سے دعوت دی جائے سودخوار رقاصہ اور قحبہ عورتیں یا اور کویہ جس پسہ بالکل حرام کا ہو دعوت دے یا مثلا دسترخوان پر شراب دوسرے محرمات ہوں یا رقص و سرد ہو یا دعوت دینے والا مجاہر بالفسق ہو یا دعوت سے مقصودریاوسمعہ ہواور مقصود مفاخرت ہو یا جیسا کہ حدیث میں ذکر ہوانام وشہرت کےلئے اغنیاء کو دعوت دی گئی ہو فقراچھوڑدیئے ہوں یا لڑکی والوں کی حثیت نہ ہو مگر برادری کے خوف یالڑکے والوں کے دباؤکی وجہ سے سودی یاغیر سودی قرض لے کر مجبورادعوت دی جائے جب اس قسم کی باتیں دعوت میں شامل ہوں توکسی طرح کی دعوت ہواس میں شرکت منع ہوجاتی ہے قاعدہ یہ ہے کہ منکرات جس درجہ کے ہوں شرکت کا حکم اسی درجہ میں منع ہو گا انصاب الاحتساب وغیرہ میں اس کی تصریح ہے لہذااگروہ حرام قطعی ہیں تو بع د علم کے شرکت بھی حرام ہوگی مکروہات ہیں تو مکروہ ہوگی اوراگر شرکت کے بعد منکرات کا علم ہو تو اس میں تفصیل ہے ہدایہ وغیرہ میں بالتفصیل مذکو ہے۔

1جواب صحیح ہے لڑکی والوں کی طرف سے براتیوں کو کھانا شرعا جائزودرست ہے بشرطیکہ ان خرابیوں سے پاک ہو جن کا ذکر جواب کے اخیر میں ہے اور یہ کھانا عقد سے پہلے اور بعد دونوں طرح جائز ہے لیکن عقد کے بعد بہتر ہے شمس العلماء محمد یحیی عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

صحیح الجواب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب نذیرالدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ الجواب صحیح مولانا محمد اسحاق صاحب واعظ مدرسہ حسنیہ دہلی الجواب صحیح مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب چاٹگام۔ الجواب صحیح مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ حسنیہ دہلی (اسشتہار مطبوعہ جید برقی پریس دہلی۔)

نوٹ اصل اشتہارہمارے پاس ریکارڈمیں محفوظ ہیں

ھذاما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص677

محدث فتویٰ